بعونہٖ تعالیٰ

رسالہ

یک صد و چہل سالہ یادگار عدالتی

مرتبہ

محمد شمس الدین صدیقی منصف وظیفہ یاب حُسن جمت

مطبوعہ شمس الاسلام پریس
غرہ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یک صد و چہل سالہ یادگار عدلی

خدا کی مہربانی سے ہمارے خاندان کے بزرگ حضرت حکیم غلام حسین خان صاحب مرحوم
اور آپ کے بعد آپ کے داماد مولوی حاجی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم ہمارے دادا
من بعد آپ کے بیٹے پوتے مسلسل ایک سو چالیس سال سے حیدرآباد کے عدالتی
عہدوں پر مامور و متعین رہے ہیں حکیم صاحب مرحوم سے یہ سلسلہ سنہ ۱۲۲۰ ہجری سے
جاری ہوا جس کو ایک سو چالیس سال ہوئے ابتداءً حکیم صاحب نے صوبہ براڑ میں
۱۷ سال تک اور صوبہ اورنگ آباد میں (۱۰) سال تک عدالتی کام کیا۔ انتظام
صوبہ براڑ و اورنگ آباد کے ختم تک راجہ گوبند بخش آنجہانی برادر راجہ چندو لال نے
حکیم صاحب کو اپنے ساتھ رکھا اور عدالتی کام لیا۔ آپ کی خوبیوں کی وجہ سے
راجہ صاحب آپ پر بہت اعتماد رکھتے تھے اور ماہانہ پانچسو روپیہ تنخواہ دلاتے
تھے اس کے بعد حکیم صاحب حیدرآباد آئے سنہ ۱۲۵۳ ہجری میں راجہ چندو لال
آنجہانی نے عدالت دیوانی بزرگ کی نظامت کے لئے آپ کو نواب ناصر الدولہ
آصف جاہ رابع کے حضور میں پیش کیا۔ حضور نے نذر قبول فرما کر انتخاب کو پسند کیا۔

اور منظوری صادر فرمائی اور خلعت عدالتی بھی سرفراز ہوئی۔ خلعت میں جامہ نیمہ، کمربند، دستار شامل تھی۔ غرض آپ اپنی حیات تک ناظم عدالت رہے راجہ نریندر پرشاد پیشکار آنجہانی آپ کے بہت معتقد تھے آپ کے دربار میں ہمیشہ حکیم صاحب کے علم و فضل اور تقویٰ اور خوبیوں کا ذکر ہوتا تھا۔ اُس زمانہ میں ناظم عدالت کا لقب "داروغہ عدالت" تھا۔ اِسی لقب سے مہاراجہ بہادر، حکیم صاحب کو یاد کرتے اور محاسن بیان فرماتے تھے ۱۲۶۲ھ میں حکیم صاحب کا انتقال ہوگیا۔ حکیم صاحب کے بعد نظامت دیوانی بزرگ کا عہدہ آپ کے داماد مولوی محمد فضل اللہ صاحب کو عطا ہوا۔ آپ نے ۱۹ سال تک نظامت کا کام انجام دیا۔ نواب سالار جنگ اعظم نے اپنے عہد وزارت میں مجلس مرافعہ صدر (ہائی کورٹ) قائم کرکے میر مجلسی پر آپ کا انتخاب کیا اور اپنا اعتماد ظاہر کرکے پیشگاہِ خسروی سے منظوری حاصل کی۔ ایک میر مجلس اور پانچ ارکان مقرر ہوئے۔ سب اپنے وقت کے تعلیم یافتہ اور معززین سے تھے۔ مولوی نصر اللہ خاں سابق ناظم عدالت عالیہ فوجداری نے اپنی کتاب "تاریخ دکن" میں بہ صفحات (۳۸ و ۵۶ و ۵۷) لکھا ہے

۲۲ر شوال ۱۲۸۱ہجری مطابق ۲۱ر مارچ ۱۸۶۵ء مجلس مرافعۂ ثانیہ از حضور تجویز شد۔ مولوی فضل اللہ صاحب میر مجلس کہ پیش ازیں ناظم عدالت کلاں بودہ اند۔ ذی علم، اہل مروت، ارادت

باحضرت شاہ سعد اللہ صاحب نقشبندی دارند۔

رکن اول مولوی احمد علی صاحب رکن دوم مولوی کریم الدین صاحب
رکن سوم مولوی جمال الدین صاحب رکن چہارم مولوی اعظم الدین صاحب
بخاری رکن پنجم مولوی حیدر علی صاحب فیض آبادی صاحب
منتہی الکلام"۔

تاریخ خورشید جاہی صفحہ (۶۲۴) پر لکھا ہوا ہے :۔

"دو ہزار سے لاکھ روپیہ تک مقدمات مولوی فیض اللہ صاحب
پاس یعنے مجلس مرافعہ صدر میں رجوع و فیصل ہوں گے۔"

غرض مولوی صاحب اپنی حیات تک میر مجلس رہے۔ آپ کے انتقال کے
بعد مولوی صاحب کے ایک فرزند مولوی محمد حمید الدین صاحب رکن مجلس اور دوسرے
فرزند مولوی محمد عبد القادر صاحب ناظم محکمۂ قضایائے عروب اور تیسرے
فرزند مولوی محمد اکبر صاحب نائب ناظم مقرر کئے گئے ان سب پر نواب سالار جنگ
مہربان تھے۔

اس کے بعد زمانہ کا دوسرا دور شروع ہوا۔ مولوی محمد صدیق صاحب
نواب عماد جنگ اول سابق میر مجلس کی تحریک اور مولوی مہدی حسن صاحب نواب
فتح نواز جنگ سابق معتمد عدالت سرکار کی تائید سے احقر (محمد شمس الدین فرزند
مولوی محمد حمید الدین صاحب) کا تقرر منصفی پر ہوا۔ (۳۰) سال عدالتی کام کرنے کے

بعد وظیفہ حسن خدمت پر میں سُبکدوش ہوا۔ اب میرا لڑکا محمد بدرالدین صاحب بی اے یل یل بی منصفی تعلقہ حضور نگر پر مستقلانہ مامور ہے۔

ف مولوی محمد اکبر صاحب کے ایک فرزند مولوی محمد اسد اللہ صاحب نواب صدیق یار جنگ منصفی سے ترقی کرتے ہوئے بتدریج عدالت العالیہ کے رکن ہوئے۔ عین ایسے وقت میں جبکہ ملک کو اُن کی خدمات کی ضرورت تھی۔ انھوں نے انتقال کیا۔

ف مولوی محمد فضل اللہ صاحب کے ایک پرپوتے مولوی محمد حسین صاحب منصف جگتیال اور ایک پوتے مولوی محمد عبدالحی صاحب منصف بسمت ہیں۔ یہ صرف اُن لوگوں کا حال ہے جن کو سلسلہ سے عدالتی عہدے ملے ہیں۔ ورنہ مولوی محمد فضل اللہ صاحب کے دوسرے پوتے غیر عدالتی عہدوں پر بھی مامور ہیں جیسے مولوی محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی و مولوی محمد عبدالمقتدر صاحب صدیقی جامعہ عثمانیہ کی پروفیسری سے وظیفہ حسن خدمت پا رہے ہیں اور آپ کے فرزندان تعلیمات میں ملازم ہیں۔ مولوی محمد نورالدین صاحب صرفخاص مبارک میں مہتمم بازارات اور مولوی محمد ضیاء الدین صاحب پائیگاہ آسمانجاہی میں معتمد مجلس تھے نواب اظہر جنگ منتظم پیشی اعلیٰ حضرت تھے۔ ان کے فرزند مولوی محمد صمصام الدین صاحب ناظم ٹپہ سرکار عالی ہیں۔ مولوی احمد حسین صاحب صرف خاص میں مہتمم اعراس و نیازات تھے وظیفہ حسن خدمت پاتے ہیں۔ مولوی محمد انوارالدین صاحب تعلیمات میں اور

مولوی محمد منورالدین صاحب صرف خاص مبارک میں مددگار نائب بندوبست ہیں
اس خاندان کے سب بزرگ ذی علم اور حاجی حافظ تھے۔ جب دوسرا دَور شروع
ہوا اور امتحانات کے قواعد نافذ ہوئے تو اسی خاندان کے نوجوان لڑکے
پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات منشی فاضل و مولوی فاضل میں شریک ہوکر کامیاب
ہوئے جب تیسرا دَور شروع ہوا تو بی اے، ایم اے ایل ایل بی اور بی اے بی ٹی
و ایچ، سی، ایس میں کامیاب ہوئے۔

ف مولوی محمد فضل اللہ صاحب کے دادا مولانا مولوی محمد عبدالقادر صاحب
بڑے فاضل و طبیب حاذق تھے۔ سرکار سے قادر یار خاں حکیم الحکماء محی الدولہ
کا خطاب ملا تھا اور جاگیرات و خدمت صدر الصدوری سے بھی سرفرازی ہوئی
تھی۔ غرض اس خاندان کو ۱۱۸۰ھ ہجری سے نمک خواری کا شرف حاصل ہے۔
اور ۱۲۰۱ھ ہجری سے مسلسل عدالتی عہدوں کا تعلق رہا ہے جس کو ایک سو چالیس
سال ہوئے۔

حکیم غلام حسین خاں صاحب کے متعلق تاریخ گلزار آصفیہ میں بہ صفحہ (۴۴۰)
حسب ذیل مرقوم ہے:۔

حکیم غلام حسین خان شاہ جہاں آبادی

از جملہ سرخیلاں علمائے عصر و فضلائے روزگار فضیلت جان مغز
دریں عہد بے مثل است در معقول و منقول و دیگر علوم و فنون بحر مواج است

حصہ تنخواہ کا سرکار پر واجب الادا رہتا تھا نواب سالار جنگ نے اپنی وزارت کے زمانہ میں ماہانہ تقسیم تنخواہ کا حکم دیا اور اس پر عمل ہوتا رہا نواب صاحب جنت اپنے عہد وزارت کے قبل کے بقایا کے دینے میں بہت احتیاط فرماتے تھے البتہ جو عہدہ دار نیک رویہ اور متدین تھے ان کے بقایا کے دلانے میں نواب صاحب کو عذر نہ تھا۔ مولوی محمد فضل اللہ صاحب سابق ناظم عدالت دیوانی بزرگ کی تنخواہ بھی مع تنخواہ عملہ سرکار پر واجب الادا تھی۔ اسی بقایا کے متعلق مولوی صاحب نے نواب صاحب سے عرض کیا اور واقعات بتائے گئے نواب صاحب کا جو عنایت نامہ مولوی صاحب کے نام وصول ہوا اس کی یہاں نقل کی جاتی ہے۔ نواب صاحب کی مشکلات اور کارگزار و متدین عہدہ داروں پر جو شفقت و مہربانی تھی اس سے اس کا اندازہ ہوگا

نقل عنایت نامہ نواب سالار جنگ مرحوم

موسومہ مولوی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم سابق ناظم عدالت دیوانی بزرگ

بعد انقضاء عرصہ دراز امروز ایں جانب را موقع دست داد که جواب درخواست آں مہربان نوشتن تواند۔ درخواست آں مہربان مع بند وصولباقی کہ دادہ بودند و وصولباقی مرتبۂ دفتر برائے اطلاع آں مہربان بلف ہذا است بہ آں مہربان ظاہر است کہ

ایں جانب در دادنِ بقایائے قبل عمل خود خیلے احتیاط دارد چرا

اگر ایں احتیاط مرعی نماند سرانجام ادائے بقایا خلل انداز دیگر امور خواہد شد

مگر چونکہ ایں جانب ہموارہ از نیک روئگی آں مہرباں مسرور و ہمیشہ خواہشمند

ایں معنی است کہ تا امکان در اعانت آں مہربان کوتاہی نکند بخوشی

تمام تجویز ہذا بیان نمودن می تواند کہ شش ہزار روپیہ بہ ایں طریق کہ

از ماہوار ذیقعدہ بشرکت ہر ماہوار پانصد روپیہ ماہوار تا ادائے

شش ہزار روپیہ رسد در بقایا خواہد رسید از انجا کہ ایں رقم

صرف بہ خاطر آں مہرباں دادہ می شود بہ آں مہرباں اختیار است کہ

نصف در بقایائے ذاتی خود و نصف در بقایائے عملہ بگیرند یا بہ چیزے

تغیر و تبدیل درخواست کنند کہ بہ آں نام و بہ آں طور ایصالِ

بقایا شود یک تجویز دیگر کہ شاید از اں ہم نوعے بہ آں مہربان موجب

آسائش خواہد بود مرقوم می گردد کہ آں مہرباں سوال اضافہ خود

از سررشتہ دار طلبیدہ بدہند کہ یکصد روپیہ ماہوار اضافہ از

غرہ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری دستخط خواہد شد فقط

شرح دستخط

نواب مختار الملک

فہرست کامیابان ارکان خاندان فضل الٰہی باتبہ امتحانات مختلفہ

نام	کس امتحان میں	کس سال
۱۔ مولوی محمد عبد القدیر صاحب	منشی فاضل مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی	سنہ ۱۳۰۶ ف
۲۔ مولوی محمد عبد المقتدر صاحب	مولوی عالم، مولوی فاضل	سنہ ۱۳۰۸ ف و سنہ ۱۳۰۱۱ ف
۳۔ مولوی محمد عبد العزیز صاحب	منشی فاضل مولوی فاضل	
۴۔ مولوی محمد عبد الرحیم صاحب	منشی و مولوی فاضل	
۵۔ مولوی محمد اسد اللہ صاحب صدیقی	مولوی عالم	سنہ ۱۳۰۹ ف
	منشی فاضل	سنہ ۱۳۰۷ ف
۶۔ مولوی احمد حسین صاحب	منشی فاضل	سنہ ۱۹۰۰ ع
۷۔ مولوی محمد عبد الحی صاحب	منشی فاضل	

انگریزی ڈگریان

نام	کس امتحان میں
۱۔ محمد حسین صاحب فرزند مولوی احمد حسین صاحب صدیقی	ام۔اے، ال ال بی عثمانیہ
۲۔ محمد عبد القیوم صاحب فرزند مولوی محمد فتح اللہ صاحب صدیقی	بی اے۔ال ال بی 〃

نام	کس امتحان میں
محمد بدرالدین صاحب فرزند محمد شمس الدین صدیقی	بی اے، ال ال بی (عثمانیہ)
سید حامد صاحب شطاری فرزند مولوی سید محمد صاحب شطاری	بی اے، ال ال بی "
سید قطب الدین صاحب صابری فرزند مولوی سید صابر حسینی صاحب	ایم اے "
سید حمید صاحب شطاری فرزند مولوی سید محمد صاحب شطاری	ایم اے "
حسن محی الدین صاحب فرزند مولوی محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی	ایم اے "
محمد صمصام الدین صاحب فرزند نواب اظہر جنگ مرحوم	ہچ ۔ سی یس "
محمد احمد الدین صاحب فرزند نواب اظہر جنگ مرحوم	بی اے ہچ ۔ سی یس "
خواجہ محمد معین الدین صاحب فرزند خواجہ محمد فیاض الدین صاحب	بی اے ہچ ۔ سی یس "
محمد عبدالصبور صاحب فرزند مولوی محمد عبدالمقتدر صاحب	بی اے ۔ بی ٹی
احمد معین الدین صاحب فرزند نواب اظہر جنگ مرحوم	بی اے
محمد نظام الدین صاحب فرزند نواب اظہر جنگ مرحوم	بی اے
محمد امجد اللہ صاحب فرزند نواب صدیق یار جنگ مرحوم	بی اے (علیگ)

کئی لڑکے اس وقت ایف اے ۔ بی اے میں زیر تعلیم ہیں ۔

محمد شمس الدین صدیقی

منصف وظیفہ یاب

ضمیمہ رسالہ یادگار عدالتی

ہمارے پادشاہ حضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ
کی سرفرازی و پرورش

مراسلہ محکمۂ سرکار عالی صیغۂ فینانس واقع اردی بہشت سنہ ۱۳۲۸ ف

نشان $\frac{۱۳۰۸}{۱۳۰۹}$

حسب الحکم سرکار عالی

مقدمہ

منجانب معتمد فینانس
خدمت صدر محاسب صاحب سرکار عالی } منظوری اجرائی ماہوار بنام محمد شمس الدین صاحب صدیقی

بارگاہِ ظل سبحانی سے بذریعہ فرمان صولت نشان مترشحۂ
۱۰ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۳۷ ہجری یہ حکم محکم شرف صدور لایا ہے کہ محمد شمس الدین
صدیقی کے مؤلفہ پانچ کتابیں سرکاری
اخراجات تعدادی نو سو بیالیس روپیہ
تین آنہ سکہ عثمانیہ سے طبع کرکے ان کتب } (۱) انتباہ المسرفین (۲) حمایت نامہ (۳) فضائل الابوین (۴) معین الاخلاق (۵) اخلاق ظہیری
کی اشاعت منجانب سرکار فوراً عمل میں آئے اور بعد طبع عامہ مسلمین اور مدارس
میں تقسیم کئے جائیں اور ان کے مؤلف محمد شمس الدین صدیقی کے نام بطور صلہ
پچاس روپیہ ماہوار تاحیات جاری کی جائے پس حسبہٖ اس سال زائد از موازنہ

اجرائی کی جائے اور آئندہ سال کے موازنہ میں بمد متعلقہ تنخواہ کی گنجائش رکھی جائے
ف ثمنی بجواب مراسلہ نشان (۵۶۹) مورخہ ۲۰ اسفندار ۱۳۲۸ف معتمد صاحب
سرکار عالی صیغۂ عدالت وغیرہ کی خدمت میں تعمیلاً مرسل اور نگارش ہے کہ
حسب احکام خسروی طبع و تقسیم کا انتظام کیا جائے فقط

مددگار معتمد فینانس

بارگاہِ خسروی میں جو معروضہ گزرانا گیا تھا اس کے متعلق
حسب ذیل فرمان صادر ہوا

اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

کنگ کوٹھی
۱۲ رمضان ۱۳۴۲ھ

پیشی
مہر دفتر

بخدمت محمد شمس الدین صاحب صدیقی وظیفہ خوار منصف
بجواب عرضی معروضہ ۱۴ رجب ۱۳۴۲ھ حسب الحکم اقدس
نگارش ہے کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد کا خیال سرکار رکھے گی
آپ اطمینان رکھیں فقط

دستخط نواب امین جنگ

صدر المہام پیشی

رائے مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر مدار المہام سرکار عالی نسبت کارگزاری محمد شمس الدین صدیقی منصف پربھنی بوقت دورہ

مندرجہ رپورٹ دورہ بابتہ ۱۳۱۶ فصلی صفحہ (۱۶۰)

مولوی شمس الدین صاحب منصف کی تعریف کی جاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ عامۂ خلائق کو ان پر زیادہ بھروسہ ہے چونکہ قصبۂ پربھنی ایک بڑا مرکز تجارت ہے اور مولوی شمس الدین بحیثیت اپنے عہدۂ منصفی کے عوام الناس میں ہردل عزیز ہیں اس لئے میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ اس مقام پر اور بھی کچھ زیادہ مدت رکھے جائیں گے۔

جو کچھ میں نے اپنے دورہ میں دیکھا ہے اس سے میں یہ امر قرین مصلحت سمجھتا ہوں کہ مولوی شمس الدین کو فوجداری اقتدارات درجۂ دوم عطا کئے جائیں اور ان سے فوجداری کام بھی لیا جائے درحالیکہ لوگوں میں وہ وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور جن کے خدمات سررشتہ عدالت عمدہ بیان کئے جاتے ہیں۔

بلحاظ مقدمات متدائرہ خیال کیا جائے یا بلحاظ مقدمات منفصلہ کے عدالت ہائے منصفی ضلع پربھنی عدالت ہائے منصفین صوبہ اورنگ آباد کی فہرست میں نمبر اول ہے"۔

ف نواب حاکم الدولہ رکن مجلس عالیہ عدالت نے بعد تنقیح دفتر عدالت منصفی یہ لکھا:۔

"دفتر عدالت منصفی ملاحظہ ہوا اس عدالت کے کام کی حالت عموماً قابل اطمینان ہے مولوی شمس الدین صاحب ایک متدین محنتی عہدہ دار ہیں"۔

(رپورٹ تنقیح بابتہ اسفندار ۱۳۱۵ف)

ف مولوی مرزا جیون بیگ صاحب (نواب جیون یار جنگ بہادر) مددگار صدر عدالت صوبہ ورنگل نے تنقیح دفتر کے بعد لکھا:۔

"عدالت منصفی ورنگل کے دفتر کی تنقیح کی گئی مولوی محمد شمس الدین صاحب منصف بلحاظ اپنے فرائض کے انفصال خصومات میں اپنا پورا وقت بالالتزام صرف کرتے ہیں اور عموماً ان کا کام قابل اطمینان تصور کیا جاتا ہے اور ان کے فیصلے باضابطہ ہوتے ہیں۔ وکلاء سب معرف ہیں۔ کتاب الاحکام میں وقتاً فوقتاً مفید اور کارآمد احکام لکھے گئے ہیں اور دفتر کی درستی اور اصلاح کی جانب حاکم عدالت کو دلچسپی اور میلان طبع ہے"۔

(مثل عدالت منصفی ورنگل ۲۵۔ ۱۳۲۰ف)

ف مولوی مرزا محمد علی خان صاحب صوبہ دار و ناظم صدر عدالت ورنگل نے ذریعۂ مراسلہ صدر عدالت نشان (۸۶۴) واقع ۲۵ بہمن ۱۳۲۲ف مجلس کو لکھا کہ مولوی محمد شمس الدین صاحب منصف سخت متدین اور کارگزار اور نہایت مستعد عہدہ دار ہیں

ہذا بغیر ترقی کے ان کو ضلع ورنگل سے نہ ہٹایا جائے“۔

ف بعد تنقیح دفتر عدالت منصفی ناندیڑ رائے یالمکند صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت نے حسب ذیل اظہار رائے فرمایا:۔

”مولوی شمس الدین صاحب کی کارگزاری مسرت کے قابل ہے ان کو علاوہ اپنے کام کے فوجداری کا کام بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے جو زیادہ بار ہے۔ دوم تعلقدار صاحب دیگلور رخصت پر جانے سے اور بھی زیادہ بار ہو گیا ہے میری رائے یہ ہے کہ مولوی شمس الدین صاحب امانت دار قانون دان تجربہ کار، محنتی اور جفاکش کارگزار افسر ہیں۔ اپنا کام نہایت دلسوزی اور دلدہی سے کرتے ہیں اور ہر طرح ضابطہ اور قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ میں ہر طرح خوشنودی کا اظہار کرتا ہوں۔ مولوی شمس الدین صاحب کو چونکہ تفصیلی کام کا تجربہ ہے اس لئے ان کی تعلیم و نگرانی سے صیغہ دار لوگ بھی لائق ہو گئے ہیں۔

ف مولوی محمد شمس الدین صاحب کی ملازمت میں ایک سال کی توسیع منظور ہو چکی ہے۔ حکام عدالت العالیہ مندرجہ حاشیہ کی رائے میں مزید ایک سال کی توسیع کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مولوی شمس الدین صاحب کی کارگزاری

نواب نظامت جنگ بہادر
ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب
نواب سعد جنگ بہادر
مولوی سید غلام جبار صاحب

بہت اچھی ہے ۔ پبلک کو ان کے کام پر اطمینان ہے جسمانی حالت بھی اچھی ہے

ف بموقع توسیع اختیارات محمد شمس الدین صدیقی کے مولوی عزیز مرزا صاحب

معتمد سرکار صیغہ عدالت نے گزارش میں یہ رائے ظاہر فرمائی ۔ جس سے نواب

مدار المہام نے اتفاق فرمایا :-

"مولوی شمس الدین صاحب منصف ایک تجربہ کار متدین عہدہ دار ہیں

بطور شخصی ان کو ایک ہزار تک مقدمات کی سماعت کا اختیار رلمنا چاہیئے ۔"

محمد بدرالدین صاحب کے تقرر کے متعلق میں نے جو عرضی بتاریخ ۹ ر

ربیع الثانی ۱۳۵۵ ہجری مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر صدر اعظم کی خدمت میں

پیش کی تھی اس پر حسب ذیل حکم دیا گیا :-

محمد شمس الدین صاحب نے جو کچھ لکھا ہے بالکل درست ہے جبکہ ان کے

فرزند محمد بدرالدین صاحب ایل ایل ۔ بی کے امتحان میں فارغ ہو چکے ہیں تو یہ

مستحق ترہیں کہ ان کے ضعیف والد کی یہ جائز استدعا منظور کی جائے ان کا

نام امیدواران منصفی میں شریک کیا جائے اور عندالخلوئے جائداد پروبیشنری

ان کا تقرر اس پر بوہلۂ اول کیا جا کر منصفی خالی ہونے پر بوہلۂ اول مامور کئے

جائیں مجھے امید ہے کہ جناب صدرالمہام بہادر میری اس تجویز سے اتفاق فرمائینگے ۔

شرح دستخط سرکشن پرشاد بہادر

نقل تجویز نواب غازی یار جنگ و نواب جیون یار جنگ و نواب اکبر یار جنگ و نواب اصغر یار جنگ بہادر ارکان ہائی کورٹ :۔

محمد شمس الدین صاحب صدیقی منصف وظیفہ یاب کے حالات و حقوق خاص ہیں یہ میر مجلس وقت کے پوتے ہیں۔ ان کے آبا و اجداد کا تقرر سررشتہ عدالت کے اعلیٰ عہدوں پر رہا ہے۔ جن کے اکلوتے فرزند محمد بدر الدین صاحب بی۔ اے یل یل بی ہیں۔ محمد شمس الدین صاحب کی ضعیفی اور ان کے حالات خاص کے تحت جو خصوصیت ان کو حاصل ہے۔ ان کے حقوق کی مماثلت کسی اور شخص سے نہیں ہو سکتی۔ ملکی، موروثی، نمک پروردہ اشخاص کی اولاد ملکی خدمات ادا کرنے کے قابل بننے اور معیار قابلیت میں آنے کی حالت میں دیگر اشخاص کسی اور حیثیت سے قابلیت میں کچھ تفوق بھی رکھیں تو ترجیح ایسے ملکی افراد ہی کو یقیناً ہوگی اور ممکنہ جائز رعایت بھی ان کے ساتھ کیا جانا حق بجانب ہوگا بلکہ ملکی افراد اپنے ملک کی خدمت گزاری کی اہلیت پیدا کر کے سامنے آتے جائیں۔ ورنہ فَضَّلْنَا بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ کے لحاظ سے قابلیت کی انتہا نہیں قرار دیجا سکتی

بہر حال ازراہ قدما نوازی عالیجناب نواب صدر اعظم نے جو حکم امیدواران منصفی میں نام شریک کر کے عند الخلوئے جائداد پروبیشنری دو ہلہ اول میں ان کو پروبیشنر مقرر کرنے کا فرمایا ہے اسکی تعمیل نہایت مناسب ہے۔ پروبیشنر دو ہلہ اول اگر یہ ہو جائینگے تو ان کو وقت بوقت منصفیوں پر بھیجنے کا موقع ملیگا۔ جس سے

ان کا عملی تجربہ بڑھتا جائیگا۔

قواعد تقرر کے دفعہ (۱) ضمن ج کے شرائط کے آخر حصہ میں یہ تبلایا گیا ہے کہ بی۔اے۔ال ال۔بی کامیاب شدہ امیدوار بطور ناظم اعزازی دیوانی و فوجداری (بلا قید درجہ) دو سال تک کام کرے تو اس کا بھی منصفی پر تقرر ہو سکتا ہے تو ظاہر ہے کہ بعد کامیابی امتحان قانونی یونیورسٹی اعزازی اختیارات عدالتی دئے جانے میں کسی قسم کی مانعتی قید نہیں ہے تو پروبیشنر جو منصرمانہ حیثیت سے کام انجام دیتا ہے اس کی بھی حیثیت ناظم اعزازی کی ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ پروبیشنر کو وظیفہ ملتا ہے۔ناظم اعزازی بلا وظیفہ کے کام کرتا ہے ان کے پروبیشنر مقرر ہو جانے سے ان کے ضعیف باپ کی جو کہ مسلمہ دیانت دار افسر رہے ہیں کچھ مالی امداد بھی ہو جائیگی اور ان کی تمنا بھی پوری ہو گی۔جس کے بعد ان کا تقرر منصفی پر دو سال کا زمانہ گزرنے پر بوہلہ اول حسب الحکم سرکار ہو جائیگا۔

پروبیشنری کی جائداد خالی ہونے تک ان کو درجہ دوم کے اختیارات کے ساتھ فوجداری بلدہ یا بہ اختیارات (سماء) عدالت دیوانی بلدہ میں مقرر کر دینا مناسب ہوگا۔

میری یہ رائے سرکار میں ملاحظہ کے لئے گزران دی جائے فقط

بشرح دستخط

غازی یار جنگ بہادر۔ جیون یار جنگ بہادر۔ اکبر یار جنگ بہادر۔ اصغر یار جنگ بہادر

نقل تجویز جناب لکشمن ریڈی صاحب رکن ہائیکورٹ

محمد شمس الدین صاحب کے فرزند مولوی بدرالدین جو بی، اے۔ ال ال۔ بی کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ ان کے حقوق پر نظر ڈالی جائے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سررشتہ عدالت کی انہی کے آبا و اجداد نے بنا ڈالی اور راجہ چندولال بہادر نے ان کے مورث کا تقرر کیا۔ اس وقت سے آج تک ان کے خاندان کے افراد نے سررشتہ عدالت کی نہایت ایمانداری اور جفاکشی سے خدمات انجام دیئے۔ نواب صدیق یار جنگ ان کے چچا اور خود مولوی شمس الدین صاحب منصف نے جس ایمانداری سے سررشتہ عدالت کے خدمات انجام دے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے ایسی حالت میں بدرالدین صاحب کے تقرر سے نہ صرف حقوق کا لحاظ ہوگا۔ بلکہ ایک خاندان جس نے ملک کی بہترین خدمات انجام دیئے ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور تحت قواعد جب یہ دو سال تک دیوانی بلدہ میں متعین ہوکر کام انجام دیں تو ان کے حقوق کے لحاظ سے ان کو منصفی بوبلۂ اول حسب الحکم سرصدر اعظم بہادر دینے میں کوئی ممانعت نہیں ہوسکتی۔

شرح دستخط لکشمن ریڈی صاحب رکن

نقل تجویز جناب میر مجلس صاحب عدالت العالیہ نواب مرزا یار جنگ بہادر

محمد شمس الدین صاحب کے فرزند کے متعلق مناسب یہ ہے کہ ان کو بصیغہ دیوانی (سماعت) کے اختیارات کے ساتھ عدالت دیوانی بلدہ میں متعین کیا جائے اور آئندہ موقع پر ان کے تقرر کا لحاظ رکھا جائے۔

نقل مراسلہ مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی سررشتہ انتظامی صیغہ تنقیح واقع ۲۱ آذر ۱۳۵۲ ف

نشان مجاریہ (۲۷۷) نشان مثل (۳۸۷) ۱۵ ۱۳۵۱ ف

حسب الحکم مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی
منجانب معتمد مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی
بخدمت اگزامنر صاحب سیول و ملٹری اکونٹس سرکار عالی

مقدمہ
انتظام جائداد مولوی برہان الدین صاحب منصف تعلقہ حضور نگر

بوصول مراسلہ محکمہ سرکار نشان (۴۶۷، ۴۶۸) واقع ۲۱ آبان ۱۳۵۱ ف ترقیم ہے کہ حسب الحکم صدارت عظمیٰ محمد برہان الدین صاحب منصف درجہ دوم کی جائداد کا انتظام ذیل تاریخ خلوئے جائداد سے منظور فرمایا گیا ہے۔

ا۔ منصفی درجہ دوم حضور نگر پر بجائے محمد برہان الدین صاحب مرحوم محمد بدر الدین صاحب امیدوار الاونس یاب۔

۲۔ امیدواری الاونس یاب پر۔ سری نواس راؤ صاحب بی۔اے ال ال۔بی امیدوار منتخبہ۔ براہ کرم پے سلپ اجرا فرمایا جائے۔

مثنیٰ ہذا بخدمت مولوی محمد بدر الدین صاحب الاونس یاب مرسل و ترقیم ہے کہ آپ مستقر حضور نگر پہنچکر خدمت منصفی کا جائزہ حاصل کرکے اطلاع دیجے۔

مثلث ہذا بخدمت سری نواس راؤ صاحب بی۔اے۔ال ال۔بی امیدوار منتخبہ اطلاعاً مرسل ہے۔

رابع ہذا بخدمت ناظم صاحب صدر عدالت مینڈک و عدالت ضلع نلگنڈہ و منصفی حضور نگر و ناظم صاحب تنقیح حسابات ضلع نلگنڈہ اطلاعاً مرسل ہے فقط

شرح دستخط

معتمد عدالت عالیہ

رسالہ زمانہ کا انقلاب اور تبدیل خیالات پر

تبصرہ مشیر دکن مورخہ ۲۰ مہر ۱۳۴۲ ف

مولوی محمد شمس الدین صاحب صدیقی مصنف وظیفہ یاب جن خدمت کے اخلاقی و اصلاحی رسالوں کے سلسلہ اشاعت کی یہ اکتالیسویں کڑی ہے آپ نے حسب عادت اس کتاب کو بھی نہایت عمدہ اور خوبصورت چھپوا کر شائع کیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اس کتاب میں پچاس برس پہلے کے عقائد و خیالات کا مقابلہ زمانہ حال سے کیا ہے۔ اس کتاب میں (۸۷) فقرات ہیں۔ فقرات کیا ہیں گویا (۸۷) مختلف مضامین کے عنوانات ہیں۔ ہر فقرہ میں قدیم و جدید باتوں کا تقابل کیا ہے۔ اکثر جگہ آپ نے قدیم رسم و رواج اور طور طریق کو جدید خیالات پر ترجیح دی ہے۔ گو مصنف صاحب قدیم آدمی ہیں لیکن تنگ نظر نہیں ہیں آپ نے بہت سی جدید باتوں کی ستائش بھی کی ہے۔ اس کتاب میں دو ضمیمے ہیں ایک میں مختصر تاریخ ملکی و غیر ملکی درج ہے اور دوسرے میں اطاعت گزار اولاد کا حال یہاں کے لوگوں میں سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ خدا مولوی صاحب کو جزائے خیر دے کہ وہ اس عمر میں جو کامل سکون اور آرام کا زمانہ ہے۔

(کیونکہ مولوی صاحب کی عمر ۶۰ سال سے زیادہ ہے)
ملک وقوم کی اصلاح اور اخلاق سنوارنے کے لئے خاموشی
کے ساتھ کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں اور نہایت مفید رسالے
اپنے ذاتی صرفہ سے طبع کرواکر پڑھے لکھے لوگوں میں
بلاقیمت تقسیم فرماتے ہیں۔ ملک میں خلوص سے کام
کرنے والوں کی بہت کمی ہے۔ اس لئے مولوی صاحب
موصوف کا دَم بہت غنیمت ہے۔